Regd No. L. 5452
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱/-

یوم یکشنبہ

۲۰ محرم ۱۳۶۹ھ

جلد ۳	۱۳ نبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۳ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۰

کشمیر کمیشن کی رپورٹ یکم دسمبر سے پہلے ہی سلامتی کونسل کو بھیجدی جائیگی

لیک سکیس ۱۲ نومبر۔ امید ہے کشمیر کمیشن کی رپورٹ جو آجکل جنیوا میں تیار کی جا رہی ہے یکم دسمبر سے پہلے پہلے سلامتی کونسل کے پاس پہنچ جائے گی۔ اس امر کا انکشاف آج اتحادی قوموں کی بجٹ کمیٹی میں کشمیر کمیشن کے اخراجات کی منظوری کے دوران میں کیا گیا۔ بجٹ میں آئندہ سال کے لئے ۱۵۲۰۰، ۷ ڈالر کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے بالمقابل اس سال ابھی تک ۳۴۵۰۰۰ ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ روسی نمائندے نے بجٹ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں کشمیر کمیشن کے اخراجات کی ضرورت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں لیکن آئندہ سال کے لئے بھی اتنی ہی رقم منظور کی جائے۔ جتنی اس سال خرچ ہوئی ہے۔ روسی نمائندے نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ کہ امیر البحر نمٹز کے لئے غیر معمولی طور پر ۴۵۰۰۰ ڈالر سالانہ کی تنخواہ کیوں منظور کی گئی ہے۔ کمیٹی کے صدر نے بتایا کہ فلسطین کے ثالث کی تنخواہ کے مطابق ہی کشمیر میں رائے شماری کے ناظم کی تنخواہ مقرر کی گئی ہے۔ انکم ٹیکس وضع کرنے کے بعد انہیں صرف ۲۶۰۰۰ ڈالر ہی ملیں گے۔ علاوہ ازیں وہ اس سال کے دوران میں تین مرتبہ استعفیٰ دینے کی خواہش کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور انہیں مجبور کیا گیا ہے کہ وہ رائے شماری کے فرائض سرانجام دیں:

محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۳ نومبر۔ محترم نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

— لنڈن ۱۲ نومبر۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کی دعاؤں کے طفیل آج شیخ احمد محمود صاحب صحت یاب ہو کر آج ہسپتال سے واپس تشریف لے آئے۔ احباب آئندہ بھی ان کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں:

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سرگودہا میں نہایت کامیاب لیکچر

سرگودہا ۱۲ نومبر۔ کل بعد نماز جمعہ کمپنی باغ سرگودہا میں ہزارہا کے مجمع میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت پر معانی اور مؤثر تقریر فرمائی۔ تقریر چار بجے سہ پہر سے شروع ہو کر شام کے چھ بجے تک جاری رہی۔ جتنی دیر حضور تقریر فرماتے رہے مجمع پر سکتہ کا عالم طاری رہا۔ رؤسا شہر اور حکام ضلع کے علاوہ شہر کے دیگر معززین اور غیر احمدی احباب بھی بکثرت تشریف لا کر حضور کے ارشادات سے مستفیض ہوئے۔ دیگر اضلاع کی جماعتوں کے دوست بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔

بیرونی ممالک کے ماہرین کی پاکستان میں آمد

کراچی ۱۲ نومبر۔ بلجیم کے ٹیکنیکل ماہرین کا ایک وفد آئندہ ہفتے کراچی پہونچ رہا ہے۔ یہ وفد مغربی پاکستان میں مصنوعی کھاد کا کارخانہ قائم کرنے میں امداد دے گا۔ اسی طرح تیرہ چینی ماہرین ہانگ کانگ سے کراچی آ رہے ہیں۔ مالیر کے قریب بنولے کے تیل کا جو کارخانہ قائم ہو رہا ہے۔ وہ اس میں کام کریں گے۔

امریکی سینٹ کے چار ممبر کراچی میں

کراچی ۱۲ نومبر۔ امریکی سینٹ کے چار ممبران آج تیسرے پہر طہران سے کراچی پہونچے۔ انہیں اپنی حکومت کی طرف سے مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے دورے پر بھیجا گیا ہے:

اہل ترین فوجی افسران کا انتخاب سائنٹیفک طریقوں سے عمل میں لایا جاتا ہے

سروسز بورڈ کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

لاہور ——— (از اسٹاف رپورٹر) ——— ۱۲ نومبر

پاکستانی فوج کے لئے افسر بھرتی کرنے کے سلسلے میں جس جدید ترین طریق انتخاب سے کام لیا جاتا ہے۔ آج لاہور کے مقامی اخبار نویسوں کو اس کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ فوجی محکمہ تعلقات عامہ کی دعوت پر اخبار نویسوں کی ایک پارٹی کیپٹن اے ایس۔ ایچ بابر کی معیت میں صبح ۸ بجے کے قریب لاہور چھاؤنی میں سروسز سلیکشن بورڈ کے دفتر پہونچی جہاں ایمرجنسی کمیشنڈ افسران کو مستقل کمیشن عطا کرنے کے سلسلے میں ان میں سے اہل ترین افسران کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا تھا۔ اس انتخاب کی عملی کارروائی شروع ہونے سے قبل میجر جنرل رضا نے تمام مہمانوں سے خطاب کرتے ہوئے طریق انتخاب پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ یہ طریق انتخاب سالہا سال کے تجربات کے بعد سائنسی اصولوں پر وضع کیا گیا ہے۔ اور اس کی غرض وغایت یہ ہے کہ فوج میں کمیشنڈ رینک کے امیدواروں کی اہلیت کا اس رنگ میں جائزہ لیا جائے۔ کہ ان میں سے اہل ترین افراد کی بآسانی نشاندہی ہو سکے۔ موجودہ طریق کے رائج ہونے سے قبل بالخصوص گذشتہ جنگ کے دوران میں برائے نام تحریری امتحان اور مختصر سے انٹرویو کے ذریعہ انتخاب عمل میں آتا تھا۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات نااہل امیدوار بھی منتخب ہو جاتے تھے۔ لیکن اب نااہل اور غیر موزوں امیدواروں کا کامیاب ہونا قریباً ناممکنات میں سے ہے۔ کیونکہ اب تمام امیدواروں کو تین روز تک "گروپ ٹیسٹنگ افسران" کی نگرانی میں رکھا جاتا ہے۔ جو ان کے ساتھ بہت گھل مل کر رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ غیر محسوس طور پر ان کے عادات واطوار ان کی اہلیت اور دیگر قابلیتوں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ اور ہر دم اس بات پر نگاہ رکھتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک میں وہ اوصاف اور خوبیاں کس حد تک پائی جاتی ہیں۔ جن کا ایک فوجی افسر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ان تین دنوں میں ان کی خداداد ذہانت۔ دماغی کیفیت عام فرائض رجحانات اور قیادت کی اہلیت کا جائزہ لینے کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

پاکستانی ریلوں کے لئے دس لاکھ فولادی سلیپر

کراچی ۱۲ نومبر پاکستانی ریلوں کے لئے فرانس کے ایک مشہور کارخانے سے دس لاکھ فولادی سلیپروں کی فراہمی کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان نے ایک کروڑ ۴۰ لاکھ کا آرڈر دیا ہے۔ ان سلیپروں کو اس ریلوے لائن پر کام میں لایا جائے گا۔ جو کراچی سے پشاور جاتی ہے۔ یاد رہے فولاد کے سلیپر چالیس سال سے زیادہ عرصہ تک کارآمد رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے لکڑی کے سلیپر ۱۵ سال سے زیادہ نہیں چلتے۔

روس میں مسلمانوں کی ابتر حالت

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ ترکستان کے سابق راہنما السید مبشر الترازی جو روس سے بھاگ کر افغانستان آ گئے تھے آجکل قاہرہ میں ہیں۔ انہوں نے اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا روس میں ہزاروں مسلمانوں کی حیثیت بے وطن غیر ملکیوں کی سی ہے۔ وہ زمین نہیں خرید سکتے۔ ان کے پاس پیسہ نہیں ہے۔ اور ان کو تجارت کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ ترکستان میں سینکڑوں مسجدیں تھیں۔ لیکن روسیوں نے ان کو کلب گھروں اور ناچ گھروں میں بدل دیا ہے

انہوں نے اتحادی اقوام سے درخواست کی ہے۔ کہ ان مسلمانوں کو جبر وتشدد سے بچائیں۔ جس کے شکار وہ محض اس لئے ہیں۔ کہ وہ مسلمان ہیں اور اشتراکیت کو قبول نہیں کرتے ہیں (اسٹار)

علامہ فلسفی کی تقریر

علامہ محمد تقی فلسفی ایرانی آج ۳ بجے بعد دوپہر لیلا پارک میں (منٹو پارک کے تیرنے کے تالاب کے قریب) ایک جلسہ عام سے خطاب فرمائیں گے۔ عوام اپنے معزز مہمان کے ارشادات گرامی سننے کیلئے وقت مقررہ پر پہونچ جائیں:

(تعلقات عامہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹیو کیپیٹل پرنٹنگ پریس ولی بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ کے نویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہاں اور بہت سی بنیادی تبدیلیاں فرمائی ہیں وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کی آمد کے متعلق بھی فیصلہ فرمایا ہے کہ آئندہ مجلس خدام الاحمدیہ کا بجٹ خدام کو ہی پورا کرنا پڑے گا۔ اور اس کے لئے حضور نے خود ہی ماہوار چندہ کی شرح مقرر فرما دی ہے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) ہر برسر روزگار خادم سے (تاجر۔ ملازم اور زمیندار پیشہ) ان کی ماہوار آمد پر ایک پائی فی روپیہ (۲) کالجوں کے طلباء سے چار آنے ماہوار (۳) ہائی کلاسز کے طلباء سے دو آنہ ماہوار (۴) مڈل کلاسز کے طلباء سے ایک آنہ ماہوار (۵) پرائمری کلاسز کے طلباء سے ۲ پیسہ ماہوار۔

یہ کم سے کم شرح ہے جو ہر خادم کو ادا کرنی ہے حضور کے اس اعلان کے بعد اب سیکرٹریان مال خدام الاحمدیہ کا فرض بہت زیادہ ہو گیا۔ انہیں پہلے کی نسبت زیادہ تندہی سے کام کرنا پڑے گا۔ اور چندوں کی باقاعدہ وصولی کی طرف زیادہ توجہ دینی ہوگی۔

مجلس کے سپرد عنقریب بہت سے نئے کام ہونے والے ہیں۔ اگر ہمارا بجٹ اپنی پوری شرح سے باقاعدہ وصول ہوتا اور مرکز میں بر وقت پہنچتا رہے تو انشاء اللہ ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔

جملہ قائدین اس امر کو بھی خاص طور پر مدنظر رکھیں کہ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۳۹، ۱۴۰ کے مطابق مہتمم مال کا فرض ہے کہ وہ نادہندہ ارکان اور مجالس کے نام صدر مجلس کے سامنے بغرض کارروائی پیش کرے۔ اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے اور اب حضور خود ہر قسم کی نگرانی فرما رہے ہیں۔ مجالس اور عہدیداران مجالس کو زیادہ توجہ سے اپنے فرائض کی ادائیگی کا فکر کرنا چاہیئے۔

پس جملہ مجالس مذکورہ بالا شرح کے مطابق خدام سے ان کے ماہانہ چندہ کا بجٹ بنا کر دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ میں ۳۰ نومبر ۴۹ء تک بھجوا دیں اور پھر اس کے مطابق وصول کر کے رقوم ساتھ ساتھ بھجواتے رہیں۔ مہتمم مال کو ہر ماہ کے آخر میں آمد و خرچ کا گوشوارہ حضور کی خدمت میں پیش کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کا نام نادہندہ ارکان یا مجالس میں آجائے۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیّت کی اہمیّت!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا یہ موقع ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا تو وصیّت والی قربانی کر دے اور دشمن کو بتا دے کہ قادیان سے نکلنے کو ہم ایک عارضی مصیبت سمجھتے ہیں ورنہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ مقام ہمارا ہے اور ہماری لاشیں وہیں دفن ہونگی“ (الفضل ۳۰ جون ۴۸ء)

اللہ اللہ! کتنا ایمان افروز حضور کا مندرجہ بالا اقتباس ہے۔ اس کے پڑھ لینے کے بعد کسی احمدی کو بھی بغیر وصیّت کے نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو اس میں کامیابی عطا فرمائے۔

(سیکرٹری وصیّت۔ ربوہ)

تعمیر مسجد ربوہ میں حصّہ لیجئے!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر مسجد ربوہ کے لئے چندہ کی جو تحریک فرمائی تھی اس کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اپنے وعدے کی ادائیگی کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم پوری ہو جائے اور آپ کا حصہ اس مسجد مبارک میں شامل نہ ہو سکے جو نئے مرکز ربوہ میں پہلی مسجد ہے۔

نظارت بیت المال ربوہ

درخواست دعا

مکرمی سلطان محمود صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔

خاکسار (چوہدری) بشیر احمد کلرک روزنامہ الفضل لاہور

پتہ مطلوب ہے

بابو رکن الدین صاحب (دفتر وائسرائے) قرول باغ دہلی میں رہتے تھے مجھے ان کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو پتہ معلوم ہو یا بابو صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو مجھ کو فوراً اطلاع دیں۔ گلزار احمد جیمبرلین روڈ لاہور ۲۱/۲

جانشین بیت المال

قربانیوں سے مت بھاگو

۱۔ ”اس وقت جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو!!! آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو بھاگتے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔“

۲۔ ”جو لوگ خوشی سے قربانیاں کرینگے اور خوشی کے ساتھ اس کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینگے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہونگے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائینگے اور اگلے جہان میں خدا کے سامنے سرخرو ہونگے کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔“

۳۔ ”یاد رکھو یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہینگی کوئی انسان زندہ نہیں رہتا ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانیوالے ہیں۔“

۴۔ ”یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائینگی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائینگی“

۵۔ ”یہاں کا کھایا پیا ہمارے کام نہیں آئیگا۔ بلکہ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئیگا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کیلئے آگے بڑھو“

آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پڑھ لئے۔ بیشک آپ کو مالی مشکلات ہونگی یہی وجہ ہے کہ آپ گذشتہ گیارہ ماہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے مگر مالی مشکلات کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے۔ اور سلسلہ کی اہم اور تبلیغی ضرورت نمبر اوّل پر ہے۔ نمبر دوم پر نہیں۔ پس آپ باوجود مشکلات کے اس سال کے آخری مہینہ میں اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنے کی جد وجہد کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء

جو غبارے تھے وہ آخر گر گئے۔

پاکستان کا ہر سچا خیر خواہ جانتا ہے کہ سب وقتوں سے زیادہ اس وقت پاکستان میں امن کی فضا قائم رکھنا سب سے بڑا ضروری امر ہے۔ اس لئے جو عناصر بھی فضا کو یہاں خراب کریں قابل نفرت ہیں۔ اور پاکستان کے ہر سچے بہی خواہ کا فرض ہے۔ کہ تمام ایسے عناصر کا قلع قمع کرنے میں اپنا پورا پورا زور لگا دے۔ جن سے فضا کو بگاڑنے کا اندیشہ ہو۔ ملک میں ایسے عناصر ابھی موجود ہیں۔ اس میں شبہ کرنا پرلے درجہ کی سادگی پر محمول ہو گا۔ کیونکہ ایسے عناصر بغیر اپنا مظاہرہ کئے رہ ہی نہیں سکتے۔ اور ذرا سی عقل رکھنے والا انسان عنوانوں سے ان کی شناخت کر سکتا ہے۔ حکومت پاکستان بھی ان سے بے خبر نہیں ہے چنانچہ مرکزی حکومت نے پبلک سیفٹی آرڈیننس کا جو اجرا کیا ہے اس سے سمجھ آ سکتی ہے۔ کہ حکومت اچھی طرح پہچانتی ہے۔ کہ کون سے عناصر ملک کی فضا کو بگاڑنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور ان کا علاج ضروری ہے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے ؎

آں را کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک

تعزیری قانون ہمیشہ مجرموں کے لئے بنایا جاتا ہے جو لوگ مجرمانہ ذہنیت نہیں رکھتے۔ ان کو کسی سخت سے سخت قانون سے بھی خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن جن لوگوں کی نیت خراب ہوتی ہے۔ وہی اس کے برخلاف چیخ پکار کرتے ہیں۔ اور وہی اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ وہ دل سے سمجھتے ہیں۔ کہ قانون کی تفصیلات انہی کے اعمال پر چسپاں ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ تعزیری قانون کو جو ان اعمال کے لئے سزا مقرر کرتا ہے کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ چونکہ وہ اپنی من مانی کرنے سے باز رکھے جاتے ہیں۔ اور چونکہ قانون ان کی بے راہ روی پر پابندی عائد کرتا ہے۔ اس لئے یہ فطری امر ہے کہ وہ اسکے برخلاف احتجاج کریں۔

یہ درست ہے کہ بعض وقت ہنگامی قانون کو غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بعض برسر اقتدار لوگ اس کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ اور اسی طرح بے گناہوں کے ساتھ بے انصافی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات قطعاً اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ حکومت ایسے ہنگامی قانون سرے سے بنائے ہی نہیں۔ ہنگامی قانون ہمیشہ ملک میں امن کے قیام کے لئے بنایا جاتا ہے۔ اور ملک کا امن کسی انفرادی فائدہ سے بہرحال زیادہ اہم اور قیمتی ہے۔ بے شک ایسے قانون کے غلط استعمال کا بڑا احتمال ہوتا ہے۔ لیکن محض غلط استعمال کے امکان سے کوئی قانون غلط نہیں ثابت ہو جاتا۔ آخر ملکوں میں امن و امان رکھنے کے لئے قانون کی ضرورت ہے۔ کوئی ملک اس سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ ہر قانون کا غلط استعمال ہو سکتا ہے۔ ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ دنیا میں ایسے صاحبان اقتدار ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ جو قانون کو اپنی ذاتی اغراض کے لئے ڈھال لیتے ہیں۔ اس کے لئے کوئی چارہ ناممکن ہے۔ تاوقتیکہ ملک میں ایسے اعلےٰ اخلاقی حالات نہ ہو جائیں۔ جو ایسے خود غرض لوگوں کو اقتدار حاصل کرنے کے مانع ہوں۔

یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا وجہ سے بعض ملک کے سچے خیر خواہ بھی ایسے قوانین کو شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کے غلط استعمال سے بے حد خوف زدہ ہوتے ہیں۔ ان کا خوف اس لحاظ سے بے وجہ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ ملک میں ہر خیال کو ظاہر کرنے کی آزادی ہونا چاہیئے ورنہ ملک و قوم کی ترقی مسدود ہو جاتی ہے۔ یہ ڈر بجا ہے لیکن ایسے لوگوں کے ذہن سے یہ بات اوجھل رہ جاتی ہے۔ کہ ایسا قانون موجود نہ ہو۔ تو فتنہ و فساد بپا کرنے والے عناصر کو ایک گونہ تقویت پہونچے گی۔ اور وہ بے خوف ہو کر ایسی حرکات نازیبا کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ جو ملک و قوم کے لئے شدید نقصان کا باعث ہوں۔ اور ملک کی فضا اتنی خراب کر دیں۔ کہ پھر اس کا کوئی علاج نہ ہو سکے۔

ایسے لوگوں کو چھوڑ کر جو حقیقت میں پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ اور نیک نیتی سے سمجھتے ہیں۔ کہ پبلک سیفٹی آرڈیننس اس وقت ضروری نہیں اس لئے اس کے خلاف احتجاج کرتے ہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض ایسے لوگ جو اسکے خلاف احتجاج کرنے میں سب سے آگے ہیں وہی ہیں جو شروع ہی سے مسلمانوں کے مقاصد کے خلاف اپنے آپ کو فروخت کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی وہ ایسی حرکات کر رہی ہیں۔ جن سے ان کی ذہنیتوں کا اندازہ لگانا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان اولی الذکر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ خواہ ان کی اپنی نیت اس معاملہ میں کتنی ہی پاک ہو۔ انکو ان لوگوں کی موجودہ حرکات سے آسانی سے اب سمجھ جانا چاہیئے۔ کہ وہ احتجاج کرنے میں حق بجانب نہیں ہیں۔ بلکہ ان کو ان کی موجودہ امن سوز جد و جہد کو دیکھ کر مطمئن ہو جانا چاہیئے۔ کہ خواہ اس قانون سے کسی قدر بعض بے گناہ لوگوں کو نقصان پہونچنے کا امکان بھی ہے۔ پھر بھی یہ قانون بے موقعہ اور غیر محل نہیں۔

ہمیں اس گروہ کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس گروہ کے کچھ اطوار ہی ایسے ہیں۔ کہ جب وہ حرکت میں آتا ہے۔ تو سب لوگ فطرتاً زبان حال سے پکارنے لگتے ہیں ؎

اپنی جیبوں سے رہیں سارے نمازی ہشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت

پنجابی میں کہتے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہے تو چوہے کے بل میں بھی پہونچتی ہے۔ اسی طرح جب یہ گروہ پے بہ پے جلسے اور کانفرنسیں کرنے لگتا ہے تو پاکستان کا ہر باشندہ چھوٹا بڑا بھانپ جاتا ہے کہ کہیں نہ کہیں سے کچھ نہ کچھ حوصلہ افزائی ضرور ہوتی ہے۔

اس گروہ نے مسلمانوں کے مقاصد کو تقسیم سے پہلے جو نقصان پہونچانے کی کوشش کی تھی۔ اس کی یاد اتنی تلخ ہے کہ اگرچہ یہ گروہ ہزار بار توبہ کا اعلان کرتا ہے۔ پھر بھی کوئی مسلمان اس پر یقین کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مگر یہ گروہ انتہا کے حرص و ہوا کی وجہ سے اتنا عاقبت نا اندیش ہو چکا ہے۔ کہ اپنے متعلق مسلمانوں کے قطعی ارادہ کو جانتے ہوئے بھی اپنی حرکات مذبوحی سے باز نہیں رہ سکتا۔ اور بار بار سادہ دل مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ یہ گروہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ پاکستان کا بچہ بچہ بقول وارث شاہ صاحب اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ خواہ ٹکڑے اڑا دو بری عادتیں نہیں جاتیں۔ اور خواہ کوئی رنگ بدلے گرگٹ گرگٹ ہی رہتا ہے۔

اگرچہ سب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کا طریق فساد انگیزی آغاز ہی سے مختلف فرقوں کے درمیان معاندت اور منافرت پھیلانا ہے اور ہر بار وہ اپنی یہ شنیع مہم اسی طرح شروع کرتے ہیں۔ اور اگرچہ مسلمانوں کا بچہ بچہ ان کے ہتھکنڈوں سے واقف ہے۔ اور آسانی سے ان کا فریب نہیں کھا سکتا۔ مگر پھر بھی یہ لوگ اس خیال سے کہ شائد کوئی نہ کوئی داؤ چل جائے۔ اور لوگ سیدھے راستے سے بھٹک جائیں :-

کھال کی قربانی اور عہدہ داران مال

عید الاضحیہ سے قبل ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ جماعتوں کو تحریک کی گئی تھی کہ وہ کھالوں کا روپیہ وصولی کے ساتھ ہی روانہ مرکز کر دیں اور روزنامہ الفضل کے ذریعہ بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ مگر اس مرتبہ جو رقوم اس مد میں وصول ہوئی ہیں۔ وہ سال گذشتہ کی نسبت سے کم ہیں۔ خیال ہے کہ اس مد کی رقمیں جماعتوں کے پاس منجرف اور داخل خزانہ پڑی ہوئی ہیں۔ اگر یہ درست ہو تو بعد مہربانی جلد تر ارسال مرکز کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ عہدیداران مال یاد رکھیں کہ ایسی رقوم کو بلا اجازت نظارت بیت المال کسی اور مصرف میں لانا درست نہیں۔ سلسلہ کی رقوم مرکزی فنڈ کی تقویت کا موجب ہیں اور آجکل خزانہ جن حالات میں سے گذر رہا ہے وہ متقاضی کرتے ہیں کہ یہ رقمیں جلد داخل خزانہ ہو جائیں۔ نظارت ہذا کو امید ہے کہ عہدیداران مال اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

موصی صاحبان کی خدمت میں

تمام موصیوں کو بجٹ آمد کے فارم بھیجے گئے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر پر ہو کر واپس آنے چاہئیں۔ لیکن ابھی تک بہت سے اصحاب کی طرف سے یہ فارم واپس نہیں آئے۔ اگر کسی کو فارم نہ ملا ہو تو خود لکھ کر منگوا لیں۔ جن کی طرف سے یہ فارم نہیں آئے یا جن کے ذمہ چھ ماہ یا چھ ماہ سے زیادہ کا بقایا ہے۔ ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس میں پیش کر دی جائیں گی۔ ایسے احباب کو اپنے بقائے جلد صاف کر دینے چاہئیں۔ ورنہ منسوخی کے بعد قاعدہ نمبر ۵۰۹ کے ماتحت ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے گا۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ایک دوست کے استفسار کا جواب

استخارہ والے مضمون کا تتمہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

چند دن ہوئے میرا ایک مضمون اسلام میں استخارہ کے بابرکت نظام کے متعلق الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس کے متعلق مجھے ایک معزز غیر احمدی دوست کی طرف سے یہ سوال موصول ہوا ہے۔ کہ استخارہ کی دعا کس وقت پڑھنی چاہیئے؟ آیا نفل ادا کرنے کے بعد یا کہ نماز کے اندر اور اگر نماز کے اندر پڑھنی چاہیئے تو آیا الحمد اور سورہ اخلاص کے بعد پڑھنی چاہیئے یا کہ تشہد اور درود شریف کے بعد؟

اس سوال کے جواب میں مختصر طور پر بتانا چاہیئے کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ حدیث میں اس کے متعلق کوئی صراحت نہیں پائی جاتی۔ کہ استخارہ کی دعا نماز کے اندر پڑھی جائے یا کہ اس کے بعد۔ لیکن چونکہ اسلام میں اصولی طور پر دعا کا اصل موقعہ نماز کے اندر مقرر کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

الدعاء مخ العبادۃ

"یعنی دعا عبادت کی جان ہے۔ جس کے بغیر عبادت (یعنی نماز) ایک ایسی ہڈی کا رنگ رکھتی ہے۔ جس کے اندر کوئی گودہ نہ ہو"۔

اس سے ظاہر ہے کہ دعا کا اصل موقعہ نماز ہے جب کہ انسان گویا خدا کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے معروضات پیش کرتا اور خدا کے فضل اور رحمت کا طالب بنتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے نماز کے آغاز و انجام کو دو نہایت اہم اور اصولی دعاؤں کے ساتھ گھیر رکھا ہے۔ یعنی شروع میں سورہ فاتحہ کی دعا رکھ دی گئی ہے۔ جو ساری دعاؤں کی سرتاج ہے اور آخر میں درود کی دعا رکھی گئی ہے۔ کہ وہ بھی سورۃ فاتحہ کے بعد مبارک ترین دعاؤں میں سے ہے۔ اور نماز کے درمیانی حصوں میں بھی تسبیح و تحمید کے دوروں کے ساتھ ملا کر مختلف دعائیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ استخارہ کی دعا کا اصل موقعہ نماز کے اندر ہے نہ کہ نماز کے بعد۔ وھو المراد

اب رہا یہ سوال کہ استخارہ کی دعا نماز میں کس موقعہ پر پڑھی جائے؟ سو اس کے متعلق حدیث میں یہی اشارہ پایا جاتا ہے کہ یہ دعا نماز کے اختتام پر یعنی تشہد اور درود کے بعد آخری قعدہ میں پڑھنی چاہیئے کیونکہ استخارہ والی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نماز کے مقررہ ارکان سے فارغ ہونے کے بعد استخارہ کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ چنانچہ صحیح بخاری کے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل

یعنی "استخارہ کرنے والے کو چاہیئے کہ دو رکعت نفل نماز کے ارکان مکمل کر کے پھر (سلام پھیرنے سے قبل) استخارہ کی دعا پڑھے"

اور عقلاً بھی استخارہ کی دعا کا یہی موقعہ مناسب ہے کہ دو رکعت نماز نفل کے اختتام پر سلام پھیرنے سے قبل پڑھی جائے کیونکہ یہ وہ دعا ہے جس کے بعد دعا مانگنے والے کو دل فارغ پر تا تا وقتیکہ وہ کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جائے۔ اس دعا کا غلبہ رہنا چاہیئے تاکہ وہ خدا کے فضل و رحمت کا زیادہ سے زیادہ جاذب بن سکے۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے نماز کا آخری حصہ ہی مناسب ہے۔

باقی یہ بات میں اپنے گذشتہ مضمون میں واضح کر چکا ہوں۔ کہ فوری ضرورت کے وقت نماز استخارہ ہر وقت ادا کی جا سکتی ہے۔ اور ضروری نہیں کہ اس کے لئے لازماً سونے سے پہلے کا وقت انتخاب کیا جائے۔ البتہ اگر معاملہ فوری نہ ہو اور فرصت کے ساتھ دعا مانگی جا سکے تو سونے سے پہلے کا وقت سب سے زیادہ مناسب ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کو کئی قسم کے کام پیش آ سکتے ہیں۔ بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اختیار کرنے سے قبل کافی عرصہ سوچنے اور غور کرنے کا مل جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں جیسا کہ ایک حدیث میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ سات راتوں تک مسلسل بستر پر جانے سے پہلے استخارہ کی نماز پڑھی جائے۔ پھر بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ اس میں زیادہ فرصت کا موقعہ تو نہیں ہوتا لیکن دو چار دن کی مہلت ضرور ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں پر بہتر ہے کہ تین دن یا کم از کم ایک دن (جیسی بھی صورت ہو) سونے سے قبل استخارہ کیا جائے مگر بعض کام ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ ان میں فیصلہ کرنے کے لئے ایک رات کا وقفہ بھی نہیں ملتا۔ ایسی صورتوں میں دن کے کسی حصہ میں دو نفل نماز پڑھ کر استخارہ کی دعا کی جا سکتی ہے۔ اور ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ استخارہ کے بعد (خواہ کوئی خواب وغیرہ نہ بھی آئے تب بھی) مومن کو چاہیئے۔ کہ جس طرف بھی خدا اس کا دل مائل کر دے اس طرف خدا پر توکل کرتے ہوئے قدم اٹھائے مگر استخارہ دل کی تختی کو صاف کر کے اک نیت کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ تا کہ کوئی نفسانی خیال روک نہ بن جائے بالآخر میں یہ بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میرے استخارہ والے مضمون کے متعلق میرے پاس ایک احمدی دوست کا بھی خط آیا ہے۔ اور انہوں نے اس معاملہ میں اپنا ایک دلچسپ ذاتی تجربہ بھی لکھا ہے چنانچہ یہ دوست لکھتے ہیں کہ:۔

"مجھے استخارہ کے مسئلہ کے متعلق قریباً چالیس برس سے اطلاع ہے۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نسخہ کے استعمال سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر میں اپنے استخاروں میں کسی خاص وقت کو ملحوظ نہیں رکھتا تھا۔ بلکہ جس وقت بھی موقعہ ملے۔ نفل پڑھ کر استخارہ کی دعا پڑھ لیتا تھا۔ اب جو جناب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پسندیدہ وقت بعد از نماز عشاء تحریر فرمایا ہے تو میں نے گذشتہ شب ان شرائط کے ماتحت استخارہ کیا۔ اور باوجود اس کے کہ مجھے عام طور پر خواب نہیں آیا کرتے۔ گذشتہ رات مجھے خواب آئی۔ بلکہ دو خوابیں آئیں۔ جنہیں میں اپنے اس استخارہ کا نتیجہ سمجھتا ہوں (اس کے آگے اس دوست نے اپنی دو مبشر خوابیں لکھی ہیں")

بہرحال اسلام میں استخارہ کا نظام ایک بہت ہی مفید اور بابرکت نظام ہے۔ اور ہمارے دوستوں کو اس نظام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے یہ ایک ایسا آسان اور سہل نسخہ ہے جس پر بقول شخصے "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی" لیکن اس کے فوائد اتنے عظیم الشان ہیں۔ کہ انسان انہیں تصور میں نہیں لا سکتا۔ اور اگر کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو۔ تو کیا یہ فائدہ کم ہے کہ اس ذریعہ سے انسان خدا کے ساتھ اپنا ذاتی تعلق بڑھا سکتا ہے اور خدا پر اپنے عمل سے یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ اے میرے آقا تیرے دامن کے ساتھ میرے دل کی تاریں اس طرح لپٹی ہوئی ہیں کہ میں دین و دنیا کے ہر کام میں روشنی اور ہدایت حاصل کرنے کیلئے تیرے دروازہ کی طرف بھاگتا ہوں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور $\frac{11}{49}$)

جماعت احمدیہ مانسر کیمپ کی تربیتی و تبلیغی سرگرمیاں

اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنے کام کی ماہواری رپورٹ نظارت علیا میں ارسال کیا کریں سو اور م عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانسر کیمپ ضلع کیمل پور نے جو ماہ ستمبر کی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس کا ملخص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

عـ۱ صیغہ مال:۔ ہماری جماعت کی مالی حالت ناگفتہ بہ ہے مگر افراد جماعت میں قربانی کی روح موجود ہے جماعت کا بجٹ امسال جائزہ جو ہم نے تشخیص ہوا تھا نصف سے زائد اب تک ادا ہو چکا ہے۔ بقیہ کی ادائیگی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے

عـ۲ تعلیم و تربیت:۔ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے چار حلقے مقرر ہیں ہر حلقہ میں ایک نگران مقرر ہے جو اپنے حلقہ میں عورتوں۔ بچوں اور مردوں کی دینی تعلیم کی نگرانی اور تربیت کا خیال رکھتا ہے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیہاتی مبلغ ہر حلقہ میں احباب جماعت کو قرآن مجید کا ترجمہ اور دینی مسائل کی تعلیم دیتے ہیں۔ مولوی صاحب اور سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت جماعت کی دینی تعلیمی حالت بہتر بنانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ نیز افراد جماعت کی اخلاقی کمزوریوں اور نقائص کی اصلاح کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت نے احباب جماعت کی کمزوریوں اور نقائص کی فہرست تیار کروائی ہے۔ اور اب ان کمزوریوں کی اصلاح کے لئے کوشش کی جا رہی ہے بیوگان کی بھی فہرست تیار کروائی گئی ہے تاکہ ان کی حسب توفیق خبر گیری کی جا سکے احباب جماعت نے بیوگان کی امداد کی تحریک کرنے میں شوق سے حصہ لیا قابل شادی افراد کی شادی کرانے کے متعلق بھی سعی جاری ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو عدد نکاح بھی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے پڑھائے۔

عـ۳ صیغہ تبلیغ:۔ ہر حلقہ کے افراد نے اپنے حلقہ کے نگران کے ماتحت تبلیغ میں حصہ لیا۔ تقریباً ایک ہزار /-۱۰۰۰ غیر احمدی احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ میاں جمال الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ احباب جماعت کو تبلیغ کی طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں۔

عـ۴ امور عامہ:۔ جماعت کے اندرونی تنازعات کو مٹایا گیا۔ اور احباب کو آپس میں محبت اور سلوک سے رہنے کی تلقین کی گئی۔ ہمارے کیمپ کمانڈنٹ صاحب جو بڑے خیر خواہ تھے۔ یہاں سے تبدیل ہو گئے۔ اور نئے کمانڈنٹ صاحب تشریف لائے دونوں کے اعزاز میں ایک مشترکہ پارٹی دی گئی۔ سابقہ کیمپ کمانڈنٹ صاحب کے حسن سلوک کو ایڈریس میں سراہا گیا۔ اور نئے کیمپ کمانڈنٹ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ آئین وقت کا احترام کرتی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ ٹی پارٹی میں متعدد معزز غیر احمدی افسران کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ (نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ مذاہب باطلہ پر اتمامِ حجت

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل اسلام پر مذاہب باطلہ کی طرف سے پیہم حملے ہو رہے تھے اور علم و فضل کے مدعی جو اپنے تئیں اسلام کے ممد و معاون قرار دیتے تھے! اپنے خیالات فاسدہ اور عقائد مصنوعیہ کے باعث دین قیم کے لئے موجب ننگ و عار بن چکے تھے اور ان کی شب و روز کی زندگی دنیوی مشاغل میں کٹ رہی تھی فقدانِ روحانیت اور قوم مسلم کی زبوں حالی کو دیکھ کر آسمان بھی خون کے آنسو رو رہا تھا۔ معاندین اسلام نے تو سمجھنا ہی تھا مگر افسوس اسلام کے نام لیوا بھی اس کے مستقبل کو پر ظلمت سمجھ رہے تھے اور اس کی آئندہ اشاعت و ترقی کی نسبت ان کے خیالات حد درجہ افسردہ حالت تک پہنچ چکے تھے ان کے دلوں پر یاس و ناامیدی کا عالم طاری تھا۔ ایسے پرخطر ایام میں ہر چہار اطراف سے خدا تعالیٰ کے مقدس دین کو مٹانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں اور اغیار اسلام برملا کہہ رہے تھے کہ (نعوذ باللہ) اسلام چند دنوں کا مہمان ہے ہاں کچھ لوگ جن کے قلوب میں دین حق کا کچھ درد تھا ان سے بظاہر تو کچھ نہ بن پڑتی تھی۔ البتہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس روح کو مولینا حالی پانی پتی کے الفاظ میں خطاب کر رہے تھے ؎

فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے

اسلام کے ایسے زوال پذیر زمانہ میں غیرت خداوندی جوش میں آئی اور آسمانی نوشتوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا تا اس پہلوان اسلام کے ذریعہ مذاہب باطلہ پر ایک زبردست اتمامِ حجت کی جائے اور اسلام کو اس کی اصل شان کے ساتھ از سرِ نو دنیا میں سربلند کیا جائے۔ اور معبودانِ باطلہ کی حکومت کو مٹا کر سچے اور واقعی معبود کی سلطنت کا سکہ قلوب انسانی پر بٹھایا جائے۔

اس روحانی خدمت کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں چاہیئے تو یہ تھا کہ علمائے وقت صدق دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ساتھ دیتے اور جس مقدس اور اہم مقصد کے لئے آپ کھڑے ہوئے تھے۔ اس میں آپ کا کا حقہ ہاتھ بٹاتے۔ مگر ہوا یہ کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعودؑ کی آواز سنتے ہی یہ لوگ کفر کے فتووں پر اتر آئے اور آپ کے خلاف ایک جہان کو مخالفت پر آمادہ کر دیا۔

آہ! ان لوگوں نے اتنا نہ سوچا کہ یہ شخص کسی جدید مذہب کی اشاعت و تبلیغ کے لئے تو کھڑا نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے مبعوث ہونے کا مقصد (نعوذ باللہ) شریعت اسلامیہ کی بیخ کنی کرنا ہے بلکہ اس کا مقدس وجود تو محض اس لئے ظہور میں آیا ہے کہ تا دشمنانِ اسلام کی ناپاک کوششوں اور زہریلے منصوبوں کو دلائل و براہین کے ساتھ ناکام بنائے اور دین فطرت اسلام کے لئے آئندہ ایک ایسا زبردست روحانی نظام قائم کر جائے کہ جس کے ذریعہ اسلام کا سچا درد رکھنے والے معاندین حق کے خطرناک حملوں کا دندان شکن جواب دے سکیں۔

اگر زمانہ حال کے علماء بعثت مسیح موعودؑ کی غرض و غایت پر غور و تدبر کرتے تو انہیں اسقدر چیں بجبیں ہونے کی ضرورت پیش نہ آتی مگر انہیں سمجھائے کون؟ کاش علماء کہلانے والے اب بھی اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوں اور اپنا رویہ بدل کر یہ یقین کریں کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف اور صرف اپنے مقدس آقا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغام دیتے ہوئے فرمایا ہے:

”اُٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔“ (تریاق القلوب ص۱۰۹)

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

”روحانی طور پر دین اسلام کا غلبہ حجج قاطعہ اور براہین ساطعہ پر موقوف ہے۔ اس عاجز کے ذریعہ سے مقدر ہے گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو اور اگرچہ دین اسلام اپنے دلائل حقہ کی رو سے قدیم سے غالب چلا آیا ہے اور ابتداء سے اس کے مخالف رسوا اور ذلیل ہوتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اس غلبہ کا مختلف فرقوں اور قوموں پر ظاہر ہونا ایک ایسے زمانہ کے آنے پر موقوف تھا کہ جو بباعث کھل جانے راہوں کے تمام دنیا کو ممالک متحدہ کی طرح بنا تا ہو...... خلاصہ یہ کہ اس زمانہ میں ہر ایک ذریعہ اشاعت دین کا اپنی وسعت تامہ کو پہنچ گیا ہے اور گو دنیا پر بہت سی تاریکی اور ظلمت چھا رہی ہے مگر کبھی ضلالت کا دورہ اختتام پر پہنچا ہوا معلوم ہوتا ہے اور گردشی کا کمالی رو بزوال نظر آتا ہے۔ کچھ خدا کی طرف سے ہی طبائع سلیمہ صراط مستقیم کی تلاش میں لگ گئی ہیں اور نیک اور پاکیزہ فطرتیں طریقہ حقہ کے مناسب حال ہوتی جاتی ہیں اور توحید کے قدرتی جوش نے متعدد دلوں کو واحدنیت کے چشمۂ صافی کی طرف مائل کر دیا ہے اور مخلوق پرستی کی عمارت کا بودا ہونا دانشمند لوگوں پر کھلتا جاتا ہے اور مصنوعی خدا پھر دوبارہ عقلمندوں کی نظر میں انسانیت کا جامہ پہنتے جاتے ہیں۔ اور جابیں آسمانی مدد دین حق کی تائید کے لئے ایسے جوش میں ہے کہ وہ نشان اور خوارق حق کی سماعت سے عاجز اور ناقص بندے خدا بنائے گئے تھے اب وہ حضرت سید الرسل کے ادنےٰ خادموں اور چاکروں سے مشہود اور محسوس ہو رہے ہیں...... سو بلاشبہ عقلی اور روحانی طور پر دین اسلام کے دلائل حقیقت کا تمام دنیا میں پھیلنا ایسے ہی زمانہ پر موقوف تھا۔ پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ علوم تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمائے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔...... غرض خداوند کریم نے جو اسباب اور وسائل اشاعت دین کے اور دلائل و براہین اتمام حجت کے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو عطا فرمائے ہیں وہ امم سابقہ میں آج تک کسی کو عطا نہیں فرمائے اور جو کچھ اس بارہ میں توفیقات غیبیہ اس عاجز کو دی گئی ہیں وہ ان میں سے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاءُ۔“

(براہین احمدیہ حصہ ۴ ص۴۹۹ تا ۵۰۴)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتب براہین احمدیہ ہر چہار حصہ اور دیگر اپنی کتب میں اپنے آنے کا مقصد یہی قرار دیا ہے کہ اسلام کو دلائل و براہین کے ساتھ قرآن مجید کی پیشگوئی لیظہرہ علی الدّین کلّہ کے ماتحت دیگر تمام مذاہب باطلہ پر کامل غلبہ نصیب ہو۔ سو آپ نے فی الحقیقت ایسا کر دیا۔ چنانچہ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ آج روئے زمین پر ایک بھی مذہب اسلام ایسا نہیں جو احمدی مبلغین کے مقابل پر آنے کی جرأت کر سکے اور دوسرے مذاہب کو دلائل کے میدان میں اسلام پر غالب کر دکھائے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ آپ باطل پرستی کو مٹا کر حق کا پرچم لہرائیں۔ تو کیا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا یہ فرض نہیں کہ وہ کمر ہمت باندھ کر اور روحانی اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہو کر دشمنانِ اسلام کا تندہی سے مقابلہ کرے۔ یہاں تک کہ آخر وہ مبارک دن بھی آ جائے جسے یوم الفرقان کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔

اے احمدی احباب! ابھی ہم نے دنیا میں بڑا کام کرنا ہے۔ اس لئے اپنے عزائم کو اور بھی پختہ اور بلند تر کرو۔ اور مسیحؑ وقت کا یہ مژدہ قوموں کو سنا دو کہ اسلام ہی سچا اور عالمگیر مذہب ہے کہ جس کے جھنڈے تلے نسلِ انسانی کو حقیقی اور ابدی نجات ملے گی ــــ اور اے ہمارے دیگر مسلمان بھائیو! تم بھی خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ کہ اب یہ دور مسیح الزماںؑ کا دور ہے جس کے ذریعہ اسلام کا احیاء ہوگا۔ اور تمہاری پژمردہ حالت رشک ہو جائے گی۔

کاش! تم آنکھیں کھولو کہ خورشید صداقت تو نصف النہار پر پہنچا اور تمہارا ایسی خیرہ سونا یقیناً بہت بڑے خسران کا باعث ہے۔ خدا تعالےٰ تم پر رحم فرمائے۔ آمین۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

جو اپنے دلوں میں نورِ ایمان رکھتا ہے

”جو اپنے قلوب میں اخلاص اور محبت کی آگ رکھتا ہے جس کا ایمان زبانوں پر نہیں بلکہ اس کے قلوب ایمان کی روشنی سے منور ہیں وہ اسی جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو جائے گا اور اپنے نفس کیلئے دائمی ثواب حاصل کریگا۔“

تحریک جدید کی بیرونی ممالک کی تبلیغی سکیم میں حصہ لینے والو سال رواں کا آخری مہینہ گذر چکا ہے صرف چند دنوں کا وقفہ ہے۔ آپ نے جو وعدہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ ان چند دنوں میں اسے سو فیصدی پورا کرنے کی جدوجہد کریں تا آپ آئندہ سال کی قربانیوں میں انشراح صدر سے شریک ہو سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید

پاکستانی روپیہ اور ہماری بیرونی تجارت

برطانیہ نے اپنے سکے کی شرح مبادلہ گھٹانے کا جو فیصلہ کیا وہ بہت اہم اور دور رس تھا۔ بین الاقوامی تجارت میں برطانیہ کو جو اہمیت حاصل ہے اس کے لحاظ سے اس کا اثر محض برطانیہ تک محدود نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ تقریباً ۲۵ ملکوں نے اس کی پیروی میں اپنے سکوں کی قیمت میں مختلف شرحوں سے کمی کر دی تاکہ وہ امریکہ میں برطانیہ کے مقابلے میں اپنی چیزوں کا بازار نہ کھو بیٹھیں عام طور پر سمجھا جاتا تھا کہ پاکستان کے سامنے صرف ایک ہی راستہ ہے یعنی وہ بھی اپنے روپے کی بیرونی شرح کم کر دے۔ حالانکہ پاکستان کے خاص حالات کے پیش نظر اس قسم کا خیال قطعاً غیر دانشمندانہ تھا۔ یہ خیال اس وجہ سے اور زیادہ تقویت حاصل کر گیا کہ ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان نے اپنے روپے کی شرح گھٹا دی۔

ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہیئے کہ زر کی قیمت اسی وقت گھٹائی جاتی ہے۔ جب کسی ملک کو اپنی بیرونی تجارت میں خسارہ پیش آ رہا ہو اور جس کا کسی دوسرے طریقے سے علاج ممکن ہی نہ ہو۔ الحمد للہ کہ پاکستان نے اپنی دو سال مختصر زندگی میں یہ ثابت کر دیا کہ مالی اور معاشی اعتبار سے وہ ایک ممتاز ملک ہے ہمارے ملک کا توازن تجارت شروع ہی سے موافق رہا ہے۔ ان حقائق کی بناء پر پاکستان ایسے ملکوں کی مثال کو اپنے لئے کس طرح نمونہ بنا سکتا تھا۔ جن کی معاشی حالت زیادہ تسلی بخش نہیں۔

پاکستان کی برآمد کی مقدار برقرار رکھنے کے لئے کسی قسم کی مصنوعی امداد کی ضرورت نہیں، ہماری کپاس کا بازار مستحکم ہے۔ ہمیں جوٹ کا اجارہ حاصل ہے۔ ہمارے اون اور چمڑے ہماری کھالوں اور اناج کا بازار دنیا بھر میں موجود ہے۔ خاص طور پر امریکہ میں ہماری برآمدی اشیاء کو کسی خاص مقابلے کا سامنا نہیں ہے۔ اس وجہ سے ہمارے لئے ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی شرح گھٹانے کا سوال سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا

اپنے روپے کی شرح نہ گھٹانے کے فیصلے سے ایک مزید فائدہ یہ ہوا کہ پاکستان کے لوگ اب پہلے کی بہ نسبت باہر سے آنے والی چیزیں سستے داموں پر حاصل کر سکتے ہیں ابتداء ہی سے حکومت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ قیمتوں کی عام سطح بڑھنے نہ پائے اور جہاں تک ممکن ہو چیزوں کی قیمتیں کم کی جائیں۔ چنانچہ پچھلے سال جولائی کے مہینے میں حکومت نے اپنی تجارتی پالیسی پر نظر ثانی کرتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا اور درآمد پر سے بہت سی پابندیاں کم کر دی گئیں۔ جن کی وجہ سے ملک میں باہر سے بہت سی نئی چیزیں آنی شروع ہو گئیں اور قیمتوں میں کمی ہو گئی۔ موجودہ فیصلے کے لحاظ سے پاکستانی روپے کی شرح ان سکوں کی بہ نسبت بڑھ گئی ہے جنہوں نے اپنی شرح میں کمی کا فیصلہ کیا ہے۔

پاکستان کے اس فیصلے سے ہمارے ملک کی خوشحالی میں جو اضافہ ہو گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ البتہ پورے طور پر اسکے اثرات ظاہر ہونے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ قیمتوں میں کمی ہونی لازمی ہے۔ گویا ہماری اقتصادیات دن بدن مستحکم ہوتی جا رہی ہیں۔ ہمیں حکومت کے اس دانشمندانہ فیصلے پر اس کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ فیصلہ اس امر کی دلیل ہے کہ ہمارا مستقبل قابل اعتماد اور ذی شعور مفکرین کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔

نام کی تبدیلی

خاکسار کا نام حضرت امیر صاحب مولوی عبدالرحمن صاحب درویش قادیان نے تبدیل فرما کر محمد کٹی کی بجائے محمد احمد نسیم رکھا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ نام مبارک فرما دے۔

خاکسار محمد احمد مالاباری (محمد کٹی مالاباری) درویش قادیان
۹-۱۱-۴۹

دعائے مغفرت

بندہ کی بھانجی مورخہ ۱۱-۹-۴۹ کو ایک مختصر سی بیماری کے بعد سترہ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (عبدالمجید اکبر رتن باغ لاہور)

جنازہ کی اہمیت

اسلام میں یہ امر حق کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جنازہ کی اتباع کی جائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ حق المسلم علی المسلم خمسٌ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۵) کہ پانچ باتیں ہیں جو ایک مسلمان بھائی کے لئے دوسرے مسلمان بھائی پر حق کے طور پر ہیں کہ ان کو عمل میں لائے۔ ان میں سے ایک "اتباع الجنائز" ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ولذا مات فاتبعہ۔ کہ جب مسلمان بھائی فوت ہو۔ تو اسکے جنازہ کے ساتھ جائے

حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا فمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع (بخاری و مسلم) کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ پس جنازہ کے ساتھ جائے اور نہ بیٹھے یہاں تک کہ نعش قبر میں رکھدی جائے (باب المشی بالجنازہ مشکوٰۃ ص۱۴۶) حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ ایک جنازہ گذرا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا یہ تو یہودیہ کا جنازہ ہے فقال ان الموت فزعٌ فاذا رأیتم الجنازۃ فقوموا (بخاری مسلم) کہ موت گھبرا دینے والی چیز ہے۔ پس جب تم جنازہ دیکھو۔ پس کھڑے ہو جایا کرو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ انھا جنازۃ یھودیٍّ فقال الیست نفساً (صفحہ ۱۴۹) کہ یہ تو یہودیہ کا جنازہ ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ جان نہیں ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کو جنازہ کا کتنا بڑا احترام تھا۔ کاش ان باتوں کا علم حاصل کیا جائے اور اسکے مطابق عمل کیا جائے۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبر پر سے گذرے جسے رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آنحضرت نے دریافت کیا کہ اسے کب دفن کیا گیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ گذشتہ شب فرمایا کہ مجھے کیوں اطلاع نہ کی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ رات کے اندھیرے میں ہم نے دفن کیا تھا۔ پس ہم نے نہ پسند کیا۔ کہ حضور کو جگا کر تکلیف دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ ہم نے آپکے پیچھے صف بنا لی۔ اور آنحضرت نے جنازہ پڑھا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۷)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر یہ جذبہ تھا کہ آپ رات کے اندھیرے میں بھی جنازہ پڑھنے کے لئے تیار تھے۔ اور جب ایک جنازہ میں شمولیت کا موقعہ آپ کو نہ دیا گیا۔ تو آپ نے جس وقت اطلاع ہوئی۔ اسی وقت پڑھ دیا۔ مگر ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم دن کو بھی جو روشنی کا وقت ہے۔ جنازہ کے معاملہ میں لیت ولعل کرتے ہیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ جنازہ کی اہمیت سے لوگوں کو واقف کریں اور حال ہی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ میں ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ ان کی روشنی میں جنازوں کا انتظام کیا جائے (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

بے پردگی کا ہولناک انجام

وہ شکست خوردہ مسلمان جو یورپ کی ہر اس لہر کو جو اسلام کے خلاف اٹھتی ہے۔ بڑی قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسکو اپنے ہاں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خبر کو پڑھکر اپنی حالت پر رحم کرتے ہوئے اپنی عورتوں کو غیر محرم مردوں سے ملنے جلنے سے باز رکھیں۔ ورنہ وہ بھی انہی برائیوں میں مبتلا ہو جاویں گے جن میں مبتلا ہو کر یورپ کراہ رہا ہے۔ خبر یہ ہے:۔

برطانیہ میں حرامی بچوں کی بھرمار ـــــ ایک سال میں ۴۷ ہزار ناجائز بچے پیدا ہوئے

لندن ۸ر نومبر۔ یونائیٹڈ پریس امریکہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ۱۹۴۷ء میں برطانیہ میں طلاقوں کی تعداد دگنی ہو گئی۔ اور سرکاری اعداد و شمار میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برطانیہ میں پیدا ہونے والے ہر ۱۹ بچوں میں سے ایک بچہ حرام کا تھا۔ بچہ کی پیدائش اور طلاق لینے والوں کے اعداد و شمار رکھنے والے دفتر نے جو رپورٹ حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں برطانیہ میں جتنے بچے پیدا ہوئے ۱۹۲۱ء کے بعد سے اب تک کبھی اتنے نہیں ہوئے تھے ۱۹۴۷ء میں ۶۰۱۹۰ طلاقیں لی گئیں۔ جبکہ ۱۹۴۶ء میں صرف ۲۹۷۰۸ طلاقیں ہوئی تھیں۔ اسی سال ۸ لاکھ ۸۱ ہزار ۲۶ بچوں میں سے ۴۷ ہزار ۶ سو تین ناجائز بچے پیدا ہوئے (خاکسار طالب دعا۔ فتح محمد شرما عفی اللہ عنہ از کراچی)

ماہ نومبر سنہ ۴۹ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ سالانہ قیمت ۲۱ روپے۔ ششماہی قیمت ۱۱ روپے سہ ماہی قیمت ۶ روپے ہے۔

آپ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا شرح کے ماتحت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اس طرح وی پی کے اخراجات بچ جائیں گے۔ اگر دس تاریخ تک قیمت دفتر ہذا میں نہ پہنچی تو مجبوراً وی پی آپ کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ آپ نے وی پی بھی واپس فرمایا۔ تو پھر آپ اخبار مجبوراً معہ وصولی قیمت بند کر لیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ
۱۶۶۵۵	تصدق محمد صاحب	۴۹ء بیس نومبر
۱۶۸۵۹	عبدالرشید صاحب	۲۰ ,,
۱۶۹۲۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب	۱۹ ,,
۱۷۳۲۱	سید عبدالرحیم صاحب	۳۰ ,,
۱۷۴۹۰	محمد لطیف صاحب	۱۳ ,,
۱۷۶۶۴	محمد عالم صاحب	۳۰ ,,
۱۷۶۸۸	نذیر احمد صاحب	۳۰ ,,
۱۸۱۴۳	عبدالحق صاحب	۱۲ ,,
۱۸۵۱۲	ممتاز نبی صاحب	۱۴ ,,
۱۸۵۴۲	ملک نور محمد صاحب	
۱۸۶۵۷	محمد عبداللہ صاحب	۳۰ ,,
۱۹۴۹۳	چوہدری کرم الہی صاحب	۳۰ ,,
۱۹۷۳۶	ڈاکٹر محمد شریف صاحب	۲۴ ,,
۲۰۲۱۳	مولوی احمد علی صاحب	۳۰ ,,
۲۰۲۸۴	اے ڈی کھوکھر	۱۹ ,,
۲۰۳۴۵	ام داؤد صاحب	
۲۰۴۳۵	ملک محمد حنیف صاحب	۳۰ ,,
۲۰۴۴۸	چوہدری عبدالغفار صاحب	۳۰ ,,
۲۰۴۶۸	شیخ رشید احمد صاحب	۲۶ ,,
۲۰۵۲۱	چوہدری یوسف علی صاحب	۱۵ ,,
۲۰۵۶۰	چوہدری محمود احمد صاحب	۲۱ ,,
۲۰۷۲۰	مرزا محمد شریف بیگ صاحب	۱۵ ,,
۲۰۷۲۹	چوہدری محمد اسمعیل صاحب	۲۱ ,,
۲۰۷۶۹	مستری غلام محی الدین	۳۰ ,,
۲۰۷۸۴	عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ	۳۰ ,,
۲۰۹۳۹	صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ	۲۴ ,,
۲۰۹۵۳	سید نور حسین صاحب	۲۲ ,,
۲۰۹۵۵	چوہدری محمد اسمعیل صاحب	۲۱ ,,
۲۰۹۶۰	چوہدری محمد اسحٰق صاحب	۲۶ ,,
۲۰۹۶۳	پیر عبدالعلی صاحب	۲۶ ,,

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

لطیف احمد جماعت ہفتم رتن باغ لاہور

بعدالت چوہدری محمد نواز خان صاحب افسر مال بہادر ضلع گوجرانوالہ!

فتح دین ولد نظام دین قوم ارائیں ساکن مرزاپور تحصیل ضلع گوجرانوالہ

بنام

کانشی رام وغیرہ پسران شنکر داس قوم زرگر ساکن مرزاپور تحصیل و ضلع گوجرانوالہ فریق ثانی

دعویٰ فک الرہن اراضی ۴ کنال ۱۵ مرلہ واقعہ کلو

مقدمہ بالا میں فریق ثانی ہندوستان بلا پتہ چلا گیا ہے اس کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا فریق ثانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ برائے پیروی مقدمہ ہمارے اجلاس میں ۲۱-۱۱-۴۹ کو حاضر آویں۔ بصورت دیگر آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج ۔۔ نومبر ۱۹۴۹ء کو بثبت ہمارے دستخط مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

مندرجہ ذیل زائد غذائی اشیاء کے لئے عام سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گرین ریزرو ڈپوؤں میں لاہور، راولپنڈی، ملتان، کراچی، سکھر اور کوئٹہ میں موجود ہیں۔ ہر خاص و عام جو ان اشیاء میں سے ایک یا زیادہ تمام یا کچھ خرید نے کا خواہشمند ہو ٹنڈر دے سکتا ہے۔

نمبر شمار	اشیاء	تقریباً مقدار موجودہ: من	سیر	چھٹانک
۱	سرسوں کا تیل	۲۱۹۴	۳۸	۴
۲	ماش سالم	۳۸۳۵	۳	۱۲
۳	مونگ	۸۸۳۸	۱۲	۶
۴	دال ماش	۸۱	۳۱	۶
۵	چنا	۹۴	۰	۰
۶	مسور	۱	۲۸	۱۴
۷	کابلی چنا	۵۳۷۲	۴	۱۵
۸	سیاہ چنا	۳۰۷۵	۳	۱۳
۹	صابن	۳۶۲۷	۱۴	۰
۱۰	چائے	۱۵۰۵۲	۱۳	پونڈ
۱۱	دیاسلائی	۱۳۵۰ گرس ۴ درجن اور ۶ عدد		
۱۲	نمک	۱۲۴۶	۲۳	۶
۱۳	ہلدی	۲۷۶	۱۱	۰
۱۴	دھنیا	۲۷	۷	۲
۱۵	گڑ	۳۲۱۹	۳۲	۴
۱۶	مٹی کا تیل	۲۶ گیلن		
۱۷	مکی	۰	۳۷	۰
۱۸	باجرہ	۲	۱۳	۱۴
۱۹	جو	۲۳۱۴	۳۱	۲
۲۰	کپڑا	۲۲۸۹۳ گز		

(۱) ٹنڈر کے ساتھ اشیاء کی فہرست شامل ہے۔

(۲) یہ اشیاء راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان کراچی سکھر اور کوئٹہ کے نارتھ ویسٹرن ریلوے ریزرو ڈپوؤں پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی، ملتان، کراچی، کوئٹہ اور ڈی ٹی او۔ سی۔ آر۔ ڈی سنٹرل شاپ لاہور کی اجازت سے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) سربمہر ٹنڈر۔ ٹنڈر مارکس دفتر کنٹرولر اسٹورز میں بتاریخ ۲۰ نومبر سنہ ۱۹۴۹ء ۲ بجے بعد دوپہر تک ڈالے جا سکتے ہیں۔ جو بتاریخ ۳۰ نومبر سنہ ۴۹ء کو گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔

(۴) اگر چاہیں تو ٹنڈر گزار ٹنڈر کھولنے کے وقت موجود ہو سکتے ہیں۔

(۵) ٹنڈر فارم مندرجہ ذیل جگہوں سے ۴ نومبر سنہ ۴۹ء سے شروع ہو کر کام والے دنوں میں ۱۰ بجے سے ۴ بجے بعد دوپہر اور جمعہ کو گیارہ سے بارہ بجے دوپہر کے درمیان حاصل کی جا سکتی ہیں (۱) دفتر صاحب ڈپٹی جنرل منیجر خوراک این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور (۲) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی۔ ملتان۔ کراچی اور کوئٹہ فارم کی قیمت مقامی ایک روپیہ بذریعہ پوسٹ ۱/۸/۱ روپیہ ہے۔ فارم بذریعہ وی پی ارسال نہیں ہوں گی بذریعہ منی آرڈر قیمت آنے پر ارسال ہوں گی۔

(۶) ٹنڈر دینے والوں کو چاہیئے کہ جتنی مقدار کسی چیز کی خریدنا چاہتے ہیں۔ اسکی قیمت کا پچیس فیصدی پیشگی خزانچی این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ اور رسید حاصل کر کے ٹنڈر کے ساتھ ارسال کریں۔ ورنہ ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۷) ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک) کو اختیار ہے کہ وہ کسی ٹنڈر کو بلا بیان کرنے وجہ کے مسترد کر دے۔

ہیڈکوارٹرز آفس لاہور } ڈپٹی جنرل منیجر (خوراک)

اقوال و افکار

"حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہم سب کیلئے ایک روشن اور درخشاں مثال ہے۔ اس سے ہمیں یہ تعلیم حاصل ہوتی ہے کہ خواہ کتنے ہی زبردست خطرات اور مصائب کیوں نہ ہوں ہمیں حق و انصاف کا راستہ نہ چھوڑنا چاہیئے" (آنریبل مسٹر میاں فضل علی خان کا عاشورہ کے موقعہ پر پیغام)

"میں نے یہ حقیقت حجاز مقدس میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لی کہ پاکستان کے مسلمانوں کے دل کی دھڑکن مصر۔ عراق۔ سعودی عرب۔ چین۔ ایران اور ترکی کے مسلمانوں کے دلوں میں سنائی دیتی تھی" (آنریبل الحاج خواجہ شہاب الدین یوم حسینؓ کے موقعہ پر تقریر)

"مسجد اسلامی نقطۂ نظر سے جس طرح آزادی و مساوات کی ضامن ہے اسی طرح وہ ہماری اجتماعی بہبود و فلاح کی بھی کفیل ہے" (ہز اکسیلنسی الحاج خواجہ ناظم الدین شانتی نگر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر تقریر)

. . . .

. . . .

. . . .

"اسلام صرف ایک مذہب ہی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ایک ضابطہ عمرانی بھی ہے" (پاکستانی سفیر متعینہ مصر ہز ایکسیلنسی الحاج عبدالستار سیٹھ قاہرہ میں انٹرویو)

"پاکستانیوں کی رگوں میں جمہوریت کا جذبہ موجزن ہے۔ اسلامی زاویہ نظر سے جمہوریت کا لفظ زندگی کے ہر شعبہ میں طبقاتی مساوات عمرانی عدل اور آزادی در و دراثت پر حاوی ہے" (یونائیٹڈ پریس کے جریدہ "دو منز ویکلی" بابت ستمبر ۱۹۴۹ء میں ڈاکٹر ایم بیگ کا مضمون)

"امداد باہمی کے اصول اسلامی تعلیم کی جان ہیں اور ابتدائی دور میں عظیم مشکلات حائل ہونے کے باوجود پاکستان میں اس تحریک کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے" (ڈاکٹر حسن کی امداد باہمی کے قلیاتی جلسہ منعقدہ لکھنؤ میں تقریر)

"پاکستان تجارتی اور مالی حیثیت سے تمام ایشیا میں سب سے زیادہ مستحکم اور پائیدار ملک ہے" (بمبئی کا ٹائمز جرنل مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

"ہم امن کے خواہاں ہیں اور ہندوستان کے ساتھ اپنے تمام اختلافی مسائل پر امن اور منصفانہ طریقہ سے طے کرنا چاہتے ہیں" (آنریبل مسٹر لیاقت علی خان صاحب پنڈت نہرو کے جواب میں)

"پاکستان اور کشمیر میں فاسطی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جبر و تشدد کے ذریعہ عوام پر حکومت کرنے کا یہ طریقہ اب زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رکھا جا سکتا" (ملک فیروز خاں نون کی سنگاپور میں تقریر)

"پاکستان کو کشمیر میں بنیادی دلچسپی ہونی چاہیئے کیونکہ کشمیر کے عوام پاکستان کے گوشت پوست ہیں اور مواصلات۔ اقتصادی روابط اور دفاع کے لحاظ سے پاکستان اور کشمیر جدا نہیں ہو سکتے" (پاکستانی سفارتخانہ واشنگٹن کے پریس اتاشی مسٹر احمد اشفاق کا نیویارک ٹائمز ۱۵ اکتوبر میں ایک خط)

"جو لوگ سوچتے ہیں کہ پاکستان چھ سات سال کے عرصہ میں ختم ہو جائیگا وہ سخت گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اگر پاکستان اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہا تو وہ بہت جلد ہندوستان سے زیادہ طاقتور ملک بن جائیگا اور دنیا میں نہایت بلند وقار حاصل کریگا" (ہندو سماچار جالندھر مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۴۹ء)

سروسز بورڈ کی کارکردگی

(بقیہ صفحہ اول)

نہایت دلچسپ امتحانوں کے ذریعہ انہیں آزمایا جاتا ہے۔ ان امتحانوں کی انتہائی دلچسپ تفصیلات میں جانیکے بعد آپ نے بتایا کہ ان امتحانات میں علمی قابلیت کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی بلکہ زیادہ تر قدرتی صلاحیتوں کو جانچا جاتا ہے۔ چنانچہ انگریزی میں پوری دسترس کا حامل نہ ہونا انتخاب پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا۔

آپ نے مزید بتایا کہ فطری رجحانات دماغی کیفیت اور عام صلاحیت کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین علم النفس کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ چنانچہ مختلف امتحانوں کے نتائج ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور وہ امیدواروں کو دیکھے بغیر محض ان کے جوابات کی روشنی میں ہر امیدوار کی قلمی تصویر کھینچ رکھ دیتے ہیں اور ہر ایک کی تمام باطنی صلاحیتیں آشکار ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس کے بعد تمام اخبار نویسوں اور دیگر مہمانوں کو تین گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا اور ہر ایک گروپ کو علیحدہ علیحدہ فوجی حکام نے عملی رنگ میں تفصیلی طریق کار سے روشناس کرایا۔ اور انتخاب کیلئے پیش ہونے والے تمام امیدواروں کو مختلف نوعیت کے امتحانوں میں ڈالکر ان کی باطنی صلاحیتوں کو آشکار کرتے ہوئے ہر زاویہ کے لئے یہ امر آسان کر دیا گیا کہ وہ اہل ترین امیدواروں کی از خود نشاندہی کر سکیں۔ یہ تمام کارروائی اسقدر دلچسپ اور عام فہم طریق پر عمل میں آئی کہ تمام زائرین چار گھنٹے تک نہایت انہماک کیساتھ طریق انتخاب کے ابتدائی مراحل کے عملی مطالعہ میں مشغول رہے۔ یہ سلسلہ مزید دو روز تک جاری رہیگا جس میں باقی ماندہ مرحلوں سے عملی رنگ میں روشناس کرایا جائے گا۔

برطانیہ میں ورزش جسمانی کے ادارے اور نوجوانوں کے کلب

کسی ملک کی ترقی کا دارومدار اس کے شہریوں کی جسمانی صحت پر ہوتا ہے۔ پاکستان ایک نیا ملک ہے اس کے استحکام کا تقاضا ہے کہ اسکے شہریوں کی جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے مناسب قدم اٹھائے جائیں۔ اس سلسلے میں برطانیہ جو کچھ کر رہا ہے۔ اسے مسٹر جیمز ادسے کے اس مضمون میں ملاحظہ فرمایئے:-

اگرچہ اس حقیقت کو زیادہ نشر و اشاعت نہیں ملی۔ لیکن برطانیہ میں جسمانی تربیت کو ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ وہاں بہت سے لوگ اسے باقاعدہ حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد کتنی ہے؟ اس کے بارے میں کچھ کہنا ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ ایک رضاکارانہ تحریک ہے۔ اور جسمانی تربیت زیادہ تر کلبوں میں نجی طور پر حاصل کی جاتی ہے جو لوگ کسی کا ساتھ چاہتے ہیں۔ یا ماہرین کا مشورہ چاہتے ہیں۔ ان کے لئے جسمانی صحت کے کلب قائم ہیں۔ یہ کلب ورزش۔ تربیت کشتی وغیرہ کا مفت بندوبست کرتے ہیں۔ ان کی تعداد ساڑھے سات سو کے قریب ہے۔ کچھ کلب ہر قسم کی تربیت دیتے ہیں اور باقیوں نے کسی ایک چیز میں خصوصی امتیاز پیدا کر لیا ہے۔ خصوصی امتیاز کے کلبوں میں سے بعض نے بڑا نام پیدا کیا ہے مثلاً لندن کی کیمبر ویل کلب وزن اٹھانے کی تربیت میں کمال رکھتی ہے۔ اور ورزش جسمانی میں لیڈز کی وڈ ہاؤس کلب مشہور ہے۔ پورٹسمتھ کلب میں یہ خصوصیت ہے کہ اس نے لڑکیوں کے لئے بھی کلاسیں کھول رکھی ہیں۔

ہر کلب مکمل طور پر آزاد ہے۔ لیکن کلبوں کے کئی ممبر برطانیہ کی صحت و طاقت لیگ کے بھی ممبر ہیں۔ چونکہ انہیں سالانہ چندہ ادا نہیں کرنا ہوتا۔ اسلئے ان کی تعداد کا اندازہ مشکل ہے غالباً اس لیگ کے ممبر پچاس ہزار کے قریب ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں یہ جماعت قائم ہوئی اب تک دو لاکھ پچاس ہزار ممبر بھرتی ہوئے۔ ہر سال نئے رنگروٹوں کی تعداد نو ہزار کے قریب ہوتا ہے۔

لیگ کے کئی ممبر تو ایک نہ ایک قسم کے کھلاڑی ہیں لیکن اب ایک نئی ایسوسی ایشن بنی ہے۔ جو شوقیہ ورزش کرنے والوں پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ کسی ایک کھیل میں کامیاب رہنے کے لئے نہیں۔ بلکہ عام صحت کو بہتر بنانے کی غرض سے ورزش کرتے ہیں۔ اس ایسوسی ایشن کی تشکیل ہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ جسمانی ورزش صرف اس لئے کرتے ہیں۔ کہ انہیں اس سے لطف آتا ہے اور مزید ثبوت یہ ہے کہ اس موضوع پر چھپ رسالے موجود ہیں اور نئے اور رسالے نکلنے والے ہیں۔

نوجوانوں کیلئے کلب

بعض ایسی جماعتیں بھی ہیں۔ جن کی ثقافتی اور تعلیمی سرگرمیوں میں جسمانی ورزش کی سہولتوں کی بہم رسانی بھی شامل ہے۔ اس ملک میں چودہ سے اکیس برس کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یوتھ کلب موجود ہیں۔ اور مقامی تعلیمی حکام کمیونٹی سنٹر اور بڑی عمر کے لوگوں کے لئے تعلیم بالغان کے مراکز قائم کرتے ہیں۔ رضاکارانہ جماعتیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً وائی ایم سی اے اور نیشنل ایسوسی ایشن آف بوائز کلب۔ اول الذکر جماعت میں دس سے تیس سال کے لڑکے اور مرد شامل ہیں۔ اس کی ساڑھے چار سو شاخیں ہیں اور ستاسی ہزار ممبر ہیں۔ موخر الذکر جماعت میں چودہ سے اٹھارہ سال کی درمیانی عمر کے نوجوان شامل ہیں۔ اس جماعت کی کلبوں کی تعداد دو ہزار چھ سو ستانوے ہے اور ممبروں کی تعداد دو لاکھ چار ہزار۔ ان انجمنوں کے سارے ممبر جسمانی ورزش میں حصہ نہیں لیتے۔ لیکن یہ چیز دونوں کی سرگرمیوں کا ایک اہم جزو ہے

جسمانی ورزش کی تمام کلاسوں میں اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان میں سے بہت سے مفت کام کرتے ہیں۔ لیکن بعض کو معاوضہ ملتا ہے۔ معاوضے کی صورت زیادہ تر پارٹ ٹائم بنیاد پر ہے۔ اساتذہ کے لئے جہاں چھوٹے کورس مقرر ہیں۔ وہاں ایسے کالج بھی موجود ہیں۔ جو تین سال کی مکمل تربیت کے بعد جسمانی تعلیم کا ڈپلوما دیتے ہیں۔ کچھ لوگ فوج میں رہ کر جسمانی تعلیم کا تجربہ حاصل کر آتے ہیں۔

برطانیہ کی جسمانی تفریح کی مرکزی کونسل کا ذکر بھی ضروری ہے۔ اس کی اپنی کوئی خاص سرگرمی نہیں۔ البتہ یہ مختلف کھیلوں کی منتظم جماعتوں اور اداروں کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔ وزارت تعلیم برطانیہ کا اسے مکمل اعتماد حاصل ہے۔ یہ جماعت حکومت اور ورزش جسمانی کے اداروں کے درمیان رابطہ پیدا کرتی ہے

سنگاپور ریڈیو نشری ریڈیو خبر میں بتایا گیا ہے کہ چاول کے متعلق چار روزہ خفیہ کانفرنس منعقدہ سنگاپور میں پاکستان شریک ہوا تھا یہ خبر قطعاً غلط ہے اس کانفرنس میں کسی شخص نے پاکستان کی نمائندگی نہیں کی تھی۔